سوال

میں نے ایک دینی التزام کرنے والی لڑکی سے رشتہ طے کیا، جن دینی امور کا وہ علم رکھتی ہے وہ اس پر عمل کرتی ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ کئی امور سے جاہل ہے، اور جن علماء کرام یا داعی حضرات کی تقاریر سننا چاہتی ہے وہ گمراہ قسم کے لوگ ہیں، یا پھر فضائی چینل میں آنے والے ہیں، ان کے بارہ میں اکثر علماء کرام نے کلام کرتے ہوئے ان کو نہ سننے کا کہا ہے اور ان میں کچھ علماء بھی ہیں، لیکن وہ گورنمنٹ کی پسند کے فتوی جاری کرتے ہیں، بعض اوقات وہ کہتے ہیں: عورت قاضی اور امیر بن سکتی ہے، اور بعض اوقات اہل سنت پر حملہ آور ہوتے ہیں، تو میں بیوی سے کہتا ہوں میں اسے اس بدعتی شخص یا غیر عالم دین کی تقاریر سننے کی اجازت نہیں دے سکتا، کیونکہ اللہ کے سامنے جوابدہ ہوں لیکن وہ اسے میری جانب سے ایک قسم کا حکم خیال کرتی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا، حالانکہ اس کے خیال کے مطابق وہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکتی ہے، اور جنہیں وہ سننا چاہتی ہے وہ اچھی باتیں بھی کرتے ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ آیا میں غلطی پر ہوں؟ یا کہ میں جو نگرانی کرنا چاہتا ہوں بالفعل میرا حق اور مجھ پر واجب ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

آدمی کو اپنی بیوی کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور وہ اسے حسب استطاعت اللہ تعالی کے فرائض کی ادائیگی کی ترغیب دلائے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچا لو التحریم (6).

علامہ ابو بکر الجصاص رحمہ اللہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ اس کی دلیل ہے کہ ہم پر اپنی اولاد اور اہل و عیال کی تعلیم دینا فرض ہے کہ انہیں خیر و بھلائی اور دین کے ساتھ ساتھ ان آداب کی تعلیم دی جائے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے"

اور اس کی شاہد یہ حدیث بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم سب نگران اور ذمہ دار ہو، اور ہر کوئی اپنی رعایا کا جواب دہ ہوگا"

یہ معلوم ہے کہ جس طرح حاکم اور نگران وراعی پر ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا کی حفاظت کرے، اور ان کی مصلحت تلاش کرے اسی طرح ان کی تعلیم و تربیت بھی کرنا ضروری ہے" انتہی مختصرا

دیکھیں: احکام القرآن (697/3).

اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے: انہیں وہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دے، اور انہیں اللہ سبحانہ و تعالی کی معصیت و نافرمانی سے روک کر رکھے، اور ان پر اللہ سبحانہ و تعالی کے اوامر نافذ کرے، اور انہیں اللہ کے احکام ماننے کا کہے، اور اس سلسلہ میں ان کا تعاون کرے

لہذا جب دیکھے کہ اللہ کی معصت ونافرمان کررہے ہیں توانہیں ایسا کرنے سے روکے اورڈانٹے " انتہی

اس لیے اگراس سائل نے اس عورت سے نکاح کرلیا ہے تووہ اس کی بیوی بن چکی ہے، اس لیے اسے اس کی تعلیم وتربیت کی کوشش کرنا ہوگی، اوراسے اس کے دینی معاملات سکھانا ہونگے، اس میں وہ اس کا مدد ومعاون ثابت ہو، لیکن نرمی وپیار کے طریقہ سے، کیونکہ نرمی کے ساتھ ہی اس طرح کا مقصد پورا ہوسکتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب اللہ تعالی کسی گھر والوں کے لیے خیر وبھلائی کا ارادہ کرتا ہے توان میں نرمی داخل کردیتا ہے "

اسے امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں روایت کیا اورعلامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (219/3) میں صحیح قرار دیا ہے

اس لیے خاوند کوچاہیے کہ وہ اپنی بیوی کوہر اس کام سے روکے جواس کے دین ودنیا کے لیے نقصان وضرر کا باعث ہواورگمراہ قسم کے افراد گمراہی کی دعوت دیتے ہوں توان کے دروس اورتقاریر نہ سننے دے، ثقہ اورقابل اعتماد اہل علم نے ایسے افراد سے بچ کررہنے کی تلقین کی ہے

یہ اس صورت میں ہے جب حق وباطل میں وہ تمیز نہ کرسکتی ہو، لیکن اگروہ حق پہچانتی ہے اوران گمراہ قسم کے افراد سے متاثر ہونے کا کوئی خدشہ نہیں توپھر ان کے دروس اورتقاریر سننے میں کوئی حرج نہیں، تاکہ حق لے لیا جائے اورگمراہی اورغلط افکار کورد کرکے چھوڑدیا جائے

یہ سب کچھ اس بدعات میں ہوگا جن کا اہل علم نے انکار کیا ہے، اورجس سے بچنے کا کہا ہے، لیکن ان اختلافی مسائل میں جن میں اجتھاد جائز ہے اوراس میں علماء کرام کے نظریات اور اقوال مختلف ہیں اس میں اگرکوئی عامی شخص کسی ایک عالم دین کی بات دلیل کے ساتھ مان کر عمل کرتا ہے تواس پر کوئی حرج نہیں ہوگا

خلاصہ یہ ہواکہ :

ہمارے سائل بھائی آپ کوہر قسم کی گمراہی اورخواہشات سے اپنی بیوی کی حفاظت کرنا ہوگی، لیکن اس میں آپ کونرمی برتنی چاہیے، اورآپ اسے اس پر مطمئن کرنے کی کوشش کرنا ہوگی کہ باطل کولوگ اس وقت قبول کرتے ہیں جب ان پر حق وباطل مختلط ہوکر معاملہ میں التباس پیدا ہوجائے

کیونکہ جب آپ کی بیوی کویہ سمجھ آجائیگی توان شاء اللہ وہ مطمئن بھی ہوجائیگی، پھر آپ ان گمراہ مبلغین کے بدلے میں اسے صحیح اورقابل اعتماد اہل علم کے دروس اورتقاریر لاکر دیں، جواچھی کلام اورطرز عمل سے لوگوں کے دل موہ لیتے ہیں، اورالحمد للہ اس طرح کے افراد بہت پائے جاتے ہیں

اللہ تعالی آپ اورہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق سے نوازے جنہیں اللہ پسند کرتا اورجن سے راضی ہوتا ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

99469